شذرات: جنوبی وزیرستان وانا میں جاری آپریشن کیا رنگ لائیگا؟ اور متحدہ مجلس عمل کیا کر رہی ہے؟

ے　وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا　　کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

خود اپنی ہستی کو مٹانے کی حکایتیں ہم نے بہت کم سنی ہیں۔ اور خود اپنے ہی ہاتھوں گھر کو تاراج کرنے کی مثالیں بھی ہم نے شاذ و نادر ہی دیکھی ہیں۔ ان دنوں مملکت پاکستان اور اس کے باسی ایک المناک داستان کے مناظر دیکھ رہے ہیں۔ پاکستانی طیارے امریکی ہیلی کاپٹروں‘ امریکی سٹیلائٹ سسٹم کے ذریعے اپنی ہی سرزمین‘ اپنے ہی لوگوں اور اپنی ہی املاک کو تباہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ پاکستانی فوج کے ذریعے پاکستان کے مضبوط اور نظریاتی قلعے قبائل کو ان دنوں زیر و زبر کیا جا رہا ہے۔ ان کے ہزاروں سال سے قائم قدیم روایات کو پامال کیا جا رہا ہے‘ ان کی مارکیٹیں املاک‘ بارود سے اڑائی جا رہی ہیں۔ یذیدیت کی تاریخ دہرائی جا رہی ہے‘ پانی اور بجلی بھی متاثرہ علاقوں میں بند کر دی گئی ہے۔ صرف اس بات پر کہ یہ امریکہ کی خواہش ہے‘ اور ''وجہ فساد'' یہ ٹھہرا ہے کہ عرب مجاہدین جو امریکی استعمار کے سامنے شکست تسلیم نہیں کر رہے ہیں اس علاقے میں موجود ہیں‘ اور قبائل ان کو پناہ دیئے ہوئے ہیں یہ صرف ارو صرف قیاس‘ مفروضوں اور سایوں کے پیچھے دیوانہ وار بھاگنا ہے اور اسی دیوانگی کے کھیل میں ہم نے آدھے سے زیادہ اپنا گھر برباد کر دیا ہے۔ آج قبائل کی باری ہے کل امریکہ اور افغان انتظامیہ یہ مطالبہ کریں گے کہ اسلام آباد‘ پشاور‘ اور لاہور میں بھی آپریشن کئے جائیں اور وہاں پر بھی بمباری کی جائے۔ یہ کون سا دستور اور کون سا اندازِ حکمرانی ہے؟ کس حد تک امریکی احکام ہم بجالائیں گے؟ کہاں تک غلامی کا یہ طوق ہم اٹھا کر جائیں گے؟ کوئی تو ایسا موڑ ہو اور کوئی تو ایسی منزل ہو جہاں اس قافلہ نیم جاں کی گلو خلاصی ہو۔ پاکستانی قوم اور اس کے مظلوم و مقہور پولیس اور فوج دہشت گردی کے نام پر جاری خونی تماشے میں بے گناہ مسلمانوں کا خون بہاتے بہاتے تھک گئے ہیں۔ لیکن ہر نیا روز ان کے لئے غلامی کا پیغام اور اپنے ہی حکمرانوں کا مسلط کردہ عذاب کا سورج ان کے سروں پر طلوع ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے قبائل کے ساتھ ایک باوقار معاہدہ ہوا‘ اور حالات معمول پر آ گئے اور معاملات سدھر گئے‘ پھر ایک مخفی اشارے پر دوزخ کی بھٹی کے در کھول دیئے گئے۔ ہم اس موقع پر مذہبی جماعتوں اور خصوصاً متحدہ مجلس عمل کے قائدین سے یہ سوال کرتے ہیں کہ تم لوگ اسلام آباد اور اقتدار میں آ کر کس منزل راحت میں کمر کھول کر سو گئے ہو۔ کیا تمہیں مظلوم قبائل اور مظلوم انسانوں کی چیخ و پکار سنائی نہیں دے رہی؟ اور کیا تمہیں کروڑوں ووٹروں کے احساسات و جذبات کا خیال نہیں؟ جنہوں نے تمہیں ظالم حکمرانوں کے خلاف محاذ جنگ پر بھیجا تھا‘ ہائے افسوس کہ تم لوگ بھی ان کے دام ہم

رنگ زمیں میں گرفتار ہو گئے اور سنہری اور گھنیری ریشمی زلفوں کے سایوں میں کھو گئے۔ یہ عہدے، یہ مناصب اور عارضی ترقیاں تمہارے اکابر کے مطمع نظر نہیں تھے، تمہاری یہ ہریالی سے بھرپور فصل طالبان افغانستان کے خونِ ناحق سے سینچی گئی ہے۔ آج تم اپنا دامن تحریک طالبان اور مجاہدین سے چھڑا رہے ہو۔ لیکن یاد رکھو! کہ قوم نے تمہیں صرف اور صرف طالبان کی محبت میں، امریکی استعمار کی بڑھتی ہوئی جارحیت روکنے اور پاکستانی حکمرانوں کی دین دشمنی کی روک تھام کیلئے ووٹ دیا تھا۔ آئندہ الیکشن میں آپکو ایل ایف او یا دیگر قانونی ''فتوحات'' کی بناء پر ووٹ نہیں پڑیں گے اور نہ ہی آپ کی وہ پذیرائی کی جائے گی، جس کے آپ عادی ہو گئے ہیں۔ قوم آپ کی مصلحت آمیز پالیسیوں اور فرینڈلی اپوزیشن کے کردار و مراعات سے متنفر و مایوس ہو کر باغی ہونے کو ہے۔

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا　　تمہی سو گئے داستاں کہتے کہتے

قانون توہین رسالت اور حدود آرڈیننس کے بارے میں پرویز مشرف کے مذموم و ناپاک عزائم

ہمارے ہاں وقتاً فوقتاً سب سے زیادہ تیشہ ستم مذہب اسلام اور اس کے قوانین بنتے رہے ہیں، زندگی کے کسی بھی شعبے اور علم و ہنر کے کسی بھی میدان میں غیر متعلقہ افراد اور ناتجربہ کار و ناسمجھ لوگوں کی رائے نہ ہی لی جاتی ہے اور نہ ہی ان کو اجازت دی جاتی ہے، لیکن بدقسمتی سے اسلامی قوانین کے بارے میں روز اول ہی سے اس ملک میں ہر کسی کو ٹانگ اڑانے کی کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے، جس کا جو بھی جی چاہے اسلامی قوانین اور قرآنی حدود و تعزیرات اور دیگر اہم اسلامی دفعات پر رائے زنی کر سکتا ہے۔ خواہ اس کو اس بارے میں کوئی شد بد ہو یا نہ ہو۔ معمولی مزدور سے لے کر ملک کی اعلیٰ ترین قیادت نے ہمیشہ مذہب کو محکوم کرنے کی کوشش کی ہے، مذہب کی آڑ میں ملا کو، مدرسے کو، گالیوں سے نوازا گیا ہے۔ اس ملک میں قائداعظم کی توہین کرنے والوں کے لئے تو سخت گیر قوانین موجود ہیں اور اس میں کوئی ردوبدل یا نرمی کا مطالبہ نہیں کیا گیا اور نہ ہی اصولاً ہونا چاہیے، لیکن ظلم یہ ہے کہ دوسری جانب حقیقی قائداعظم اور رہبر انسانیت کے تحفظ کے لئے بنائے گئے قوانین خصوصاً توہین رسالت اور حدود آرڈیننس کے بارے میں طرح طرح کی بولیاں بولی جا رہی ہیں، اور وقتاً فوقتاً کہیں نہ کہیں سے کوئی مروڑ اٹھتا جاتا ہے۔ جب پرویز مشرف اقتدار پر قابض ہوئے تو انہوں نے آتے ہی توہین رسالت اور حدود آرڈیننس میں ترامیم اور تبدیلیوں کا عندیہ دے دیا تھا لیکن اس وقت علماء کی شدید مخالفت نے اس کے ناپاک قدم روک دیئے تھے اب دوبارہ اس قسم کے عزائم کا اعلان پرویز مشرف نے گزشتہ دنوں ایک پروگرام میں کیا ہے۔ کیونکہ اب پرویز مشرف سمجھتے ہیں کہ وہ جو چاہیں ملک میں کر سکتے ہیں۔ کوئی ملک میں پوچھنے